Issue Paper on Right to Education

سندھ میں 25-A کا عملی نفاذ

مالی وسائل کا تخمینہ

I-SAPS
Informing Policies, Reforming Practices
Institute of
Social and Policy Sciences

الف
اعلان
Alif
Ailaan

سندھ میں 25-A کا عملی نفاذ

(مالی وسائل کا تخمینہ)

1.0 تعارف

پاکستان میں متعارف کرائے گئے تمام دساتیر تعلیم کو بنیادی انسانی حقوق میں شامل کرتے رہے ہیں۔تمام پالیسی دستاویزات[1] کی رو سے بھی تعلیم کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔آئینی حق تعلیم تسلیم کئے جانے کے باوجود بھی حکومتیں بچوں کومفت تعلیم دینے میں ناکام رہی ہیں۔18ویں آئینی ترمیم میں آرٹیکل 25-A شامل ہونے کے بعد تعلیم کا حق ایک قانونی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔اس ترمیم کے بعد 5 تا 16 سال کی عمر کے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی ریاست کی ذمہ داری قرار پائی ہے۔

آرٹیکل 25-A[2] کے مطابق:

"ریاست 5 سے 16 سال کی عمر کے بچوں کو، قانون میں وضع کئے جانے والے طریقہ ہائے کار کے مطابق، مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی"

صوبہ سندھ اس ضمن میں دیگر صوبوں کی نسبت سبقت رکھتا ہے کہ یہاں آرٹیکل 25-A کے لئے درکار قانون سازی، سندھ قانون برائے لازمی اور مفت تعلیم 2013 کی صورت میں کر دی گئی ہے۔تاہم یہ امر قابل بحث ہے کہ اس مقصد کے لئے بنایا جانے والا قانون کس حد تک متعلقہ معاملات کا احاطہ کرتا ہے۔آئین کے متذکرہ آرٹیکل نے تعلیم سب کے لیے ''EFA'' اور ''ملینیم ڈیویلپمنٹ گول MDG'' کے اہداف حاصل کرنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔اب ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ منزل کے حصول کیلئے تمام مالی، قانونی اور تکنیکی مضمرات کو مدنظر رکھ کر غور وفکر کرے تاکہ آئینی تقاضے پورے ہوسکیں۔

ذیل میں صوبہ سندھ کے لازمی اور مفت تعلیم کے قانون 2013 کو سامنے رکھتے ہوئے اس کے عملی نفاذ کے مالی مضمرات پر روشنی ڈالی جا رہی ہے۔

2.0 سندھ میں تعلیمی صورتحال: ایک جائزہ

2010-11 میں صوبہ سندھ کی آبادی 38.82 ملین تھی، جو کہ پاکستان کی آبادی کا 22 فیصد ہے۔48 فیصد یعنی 18.83 ملین آبادی خواتین پر مشتمل ہے، صوبے کا مجموعی رقبہ 140,940 مربع کلومیٹر ہے جبکہ آبادی کا اوسط تناسب 275.5 نفوس فی مربع کلومیٹر ہے۔ PSLM 2010-11 کے مطابق صوبہ کی شرح خواندگی (دس سال اور زائد) 59 فیصد ہے (مرد 71 فیصد اور خواتین 46 فیصد) موجودہ حالات میں سندھ کو (Gross Enrollment Rate/GER) اور خالص شرح داخلہ (Net Enrollment Rate/NER) کے معاملے میں سنگین چیلنجز درپیش ہیں۔اساتذہ کی تعداد، ان کی تربیت، انفراسٹرکچر بشمول کمرہ ہائے جماعت، سکولوں کی تعداد اور بنیادی سہولتیں ضرورت سے بہت کم ہیں۔ان امور کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2.1 شرح داخلہ (Enrollment Rate)

سندھ میں شرح داخلہ پرائمری سطح تک 84 فیصد، مڈل سطح تک 48 فیصد اور سیکنڈری سطح تک 55 فیصد ہے۔جدول (1) اس صورت حال کی عکاسی کر رہا ہے۔

جدول 1: سطح کے لحاظ سے داخلہ کی شرح

سطح/عمر	آبادی[4]	داخلہ[5]	داخلہ کی شرح۔فیصد
5-16 سال تک کے بچے[3]			
کُل	12,619,710	5,611,529	44%
لڑکے	6,753,103	3,230,637	48%
لڑکیاں	5,864,607	2,380,892	41%

اعداد وشمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جب پرائمری سطح تک بچوں کی شرح داخلہ کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو بچیاں پرائمری سطح تک 28 فیصد پیچھے نظر آ رہی ہیں۔اسی طرح سیکنڈری سطح تک (چھٹی سے دسویں تک) یہ فرق بڑھ کر 24 فیصد ہو جاتا ہے۔خام شرح داخلہ کا یہ فرق پرائمری سے سیکنڈری سطح تک 45 فیصد ہے۔یہ حقائق ظاہر کرتے ہیں کہ اگلی سطح تک پہنچتے پہنچتے سکولوں سے خارج ہونے کا عمل بڑھتا جاتا ہے جس کی روک تھام ضروری ہے۔

2.2 خالص شرح داخلہ (NER)

سندھ میں خالص شرح داخلہ 53 فیصد ہے۔درج ذیل اعداد وشمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ پرائمری، مڈل اور سیکنڈری کی سطح پر لڑکوں کی شرح لڑکیوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

جدول 2 :کل داخلہ کی شرح

خالص داخلہ کی شرح	2010-11۔فیصد
پرائمری	53%
لڑکے	47%
لڑکیاں	48%
مڈل	19%
لڑکے	21%
لڑکیاں	17%
سیکنڈری	11%
لڑکے	12%
لڑکیاں	10%

2.3 5-16 سال کی عمر کے سکول سے باہر بچے

سندھ میں 5-16 سال کی عمر کے بچوں کی تعداد 2010-11 کے اعداد و شمار کے مطابق 12.62 ملین ہے۔جس میں 5.860 ملین بچیاں ہیں،خالص شرح داخلہ کے ماضی کے رجحانات کومد نظر رکھتے ہوئے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ پرائمری سطح تک پانچ سے نو سال کی عمر کے 7 ملین بچے سکول سے باہر ہیں۔

اعداد وشمار یہ بتاتے ہیں کہ دس سال سے زائد عمر کے 40 فیصد بچوں نے کبھی سکول میں داخلہ نہیں لیا۔لڑکوں میں یہ شرح 28 فیصد اور لڑکیوں میں یہ شرح 53 فیصد تک جا پہنچتی ہے۔ PSLM (2010-11) کے مطابق صوبہ سندھ میں 52 فیصد آبادی (62 فیصد لڑکے اور 40 فیصد لڑکیاں بعمر دس سال یا زائد) نے پرائمری یا زیادہ درجے کی تعلیم حاصل کی،یہ ظاہر کرتا ہے کہ تعلیم حاصل نہ کر سکنے والوں کی شرح 48 فیصد ہے۔جس میں 38 فیصد لڑکے اور 60 فیصد لڑکیاں شامل ہیں۔

2.4 سکولوں کی تعداد

اعداد وشمارہ ظاہر کرتے ہیں کہ سرکاری شعبہ تعلیم میں مڈل،سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری برائے طلبا و طالبات سکولوں کی تعداد ضرورت سے خاصی کم ہے۔آرٹیکل 25-A کے اہداف کو حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ حکومت تیزی سے کم ہوتی ہوئی سکولوں کی تعداد کے مسئلے کو حل کرے۔حقائق یہ بتاتے ہیں کہ لڑکوں کیلئے پرائمری اور مڈل سطح تک دستیاب سکول نسبتاً لڑکیوں کے سکولوں کے مقابلے میں زائد ہیں،مزید برآں پرائمری سے اوپر بچیوں کے لئے تعلیمی ادارے اس سے بھی کم ہیں۔جدول سوئم میں میں دی گئی سطح اور صنف کے لحاظ سے سرکاری سکوولوں کی تعداد سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ لڑکوں کے ہر مڈل سکول کے نیچے 17.6 پرائمری سکول ہیں جبکہ لڑکیوں کے سکولوں کی صورت میں یہ شرح 1:9.38 ہے۔

جدول 3 : سطح اور صنف کے لحاظ سے سرکاری سکولوں کی تعداد

صنف	پرائمری سکول	مڈل سکول	سیکنڈری سکول	ہائر سیکنڈری سکول	کل سکول
لڑکے	11,406	649	684	88	12827
لڑکیاں	7,112	758	513	75	8458
مخلوط	26004	1098	444	83	27546
کل	44522	2505	1641	246	48914

2.5 اساتذہ کی تعداد

اگر ہم اساتذہ کی تعداد کا جائزہ لیں تو اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ بلند سطح پر تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی تعداد کم ہوتی چلی جاتی ہے، تجزیہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ صنف کے لحاظ سے مرد اساتذہ، خواتین اساتذہ سے تعداد میں زیادہ ہیں۔

چارٹ نمبر 1 : صنف اور سطح کے لحاظ سے اساتذہ کی تعداد (2010-11)

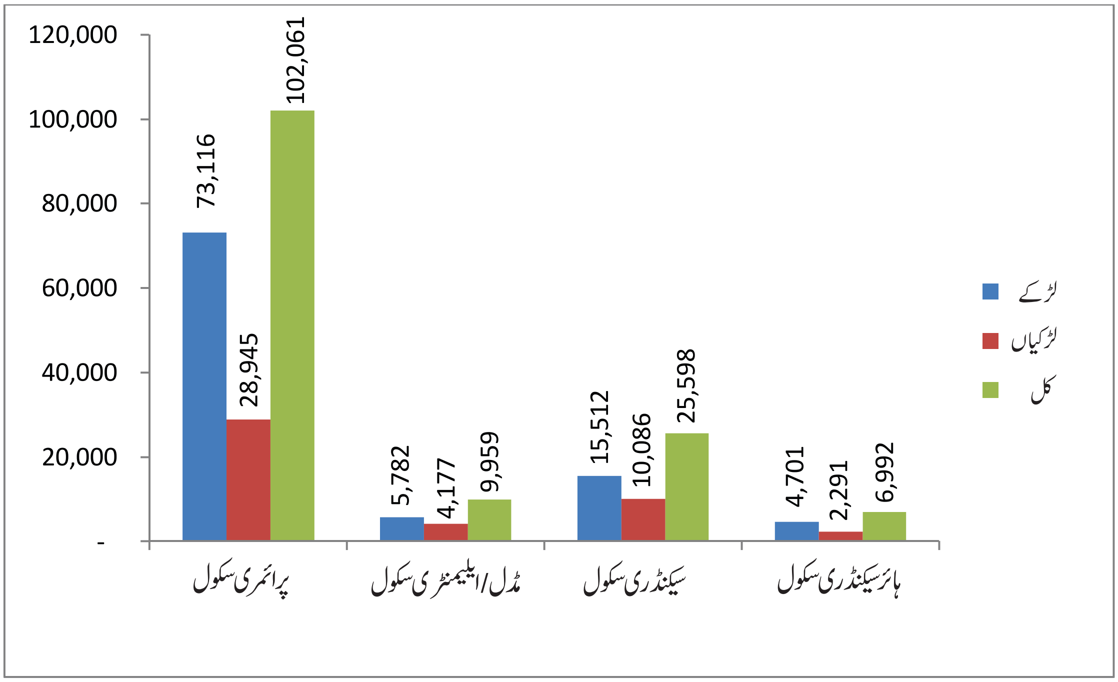

اعداد و شمار یہ بھی بتاتے ہیں کہ اوسطاً ہر پرائمری سکول میں اساتذہ کی تعداد 2.3، ہر مڈل سکول میں 4 اور ہر سیکنڈری سکول میں 15.6 ہے جبکہ ہائر سیکنڈری سکول میں اساتذہ کی تعداد اوسطاً 28.4 ہے۔

2.6 عدم دستیاب سہولیات

سندھ کے سکولوں میں دستیاب بنیادی سہولتوں کا جائزہ لیا جائے تو یہ آشکار ہوتا ہے مجموعی طور پر 21 فیصد سکولوں کی چھتیں نہیں ہیں جبکہ 13 فیصد سکولوں کی عمارتیں مرمت طلب ہیں اور 45 فیصد سکولوں کی چاردیواری نہیں ہے۔ اسی طرح 12 فیصد سکول پانی کی سہولت کے بغیر ہیں، 42 فیصد سکولوں میں لیٹرین نہیں ہے اور صوبے کے 74 فیصد سکولوں میں بجلی کی سہولت بھی موجود نہیں ہے۔
جدول نمبر 4 صوبہ سندھ میں پرائمری، مڈل اور سیکنڈری سکولوں میں عدم دستیاب سہولتوں کی تفصیل ظاہر کر رہا ہے۔

جدول نمبر 4: صوبہ سندھ میں پرائمری، مڈل اور اسکینڈری سکولوں میں عدم دستیاب سہولتیں

عدم دستیاب سہولیات	پرائمری سکول	مڈل سکول	سیکنڈری سکول
چاردیواری	21178 (48%)	728 (29%)	176 (9%)
عمارات	9844 (22%)	360 (14%)	3 (0.2%)
مرمت کی ضرورت	5574 (13%)	318 (13%)	249 (13%)
بجلی	34512 (78%)	1465 (58%)	331 (18%)
بیت الخلاء	19876 (45%)	681 (27%)	149 (8%)
پینے کا پانی	22800 (51%)	972 (39%)	228 (12%)
کل	44,522	2505	1,887

3.0 تعلیمی بجٹ کا جائزہ

آرٹیکل A-25 میں متعین کردہ ہدف حاصل کرنے کیلئے درکار وسائل پر گفتگو سے قبل یہ ضروری ہے کہ صوبہ میں تعلیم کے لئے مختص کردہ مالی وسائل کا جائزہ لیا جائے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ دیکھنا بھی اہم ہوگا کہ مختص کردہ وسائل کے استعمال کا رجحان کیا ہے۔

تمام صوبوں کی طرح سندھ میں بھی تعلیمی بجٹ 2 سطحوں پر مختص کیا جاتا ہے یعنی صوبائی اور ضلعی سطح پر، سال 11-2010 میں ضلعی اور صوبائی تعلیمی بجٹ 63,602.63 ملین تھا جس میں سے 59962.21 ملین بجٹ برائے جاریہ اخراجات اور 3640.16 ملین ترقیاتی بجٹ تھا۔ سال 12-2011 میں حکوت سندھ نے تعلیمی سیکٹر کیلئے 72054.98 ملین بجٹ مختص کیا جس میں سے 94.8 فیصد جاریہ اخراجات اور 5.2 فیصد ترقیاتی اخراجات تھا۔ جدول 5 میں اس کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔

جدول 5: کُل تعلیمی بجٹ۔ جاریہ و ترقیاتی برائے مالی سال 2010-11 & 2011-12

نوعیت	2010-11	2011-12
تعلیمی بجٹ برائے سکول ایجوکیشن (صوبائی و ضلعی)	63,602.36	72,054.98
جاریہ (ملین روپے)	59,962.21	68,314.57
ترقیاتی (ملین روپے)	3,640.16	37,40.41

سال 12-2011 میں مالی سال 11-2010 کے مقابلے میں جاریہ بجٹ میں 14 فیصد اور ترقیاتی بجٹ میں 3 فیصد اضافہ کیا گیا۔

جدول 6: جاریہ اور ترقیاتی بجٹ برائے تعلیم کی تخصیص کے رجحانات (صوبائی بجٹ)

مالی سال	جاریہ		ترقیاتی	
	روپے (ملین میں)	فیصد تبدیلی	روپے (ملین میں)	فیصد تبدیلی
2007-08	14556.23		2500	
2008-09	15055.83	3	4700	88
2009-10	16494.18	10	5950	27
2010-11	19424.13	18	7030	18

مزید برآں جاریہ اور ترقیاتی بجٹ کی تخصیص اتار چڑھاؤ اس ضرورت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وسائل کی تخصیص کی مد میں نہ صرف توازن درکار ہے بلکہ اس میں سالانہ اضافہ کی ضرورت بھی ہے۔ ضلعی سطح پر سال 11-2010 میں 48630.19 ملین مختص کئے گئے جبکہ سال 12-2011 میں اضلاع کیلئے بجٹ میں 17 فیصد اضافہ کیا گیا۔

جدول 7: جاریہ اور ترقیاتی بجٹ برائے تعلیم کی تخصیص کے رجحانات (ضلعی بجٹ)

مالی سال	جاریہ		کل ضلعی تعلیمی بجٹ	
	روپے (ملین میں)	فیصد تبدیلی	روپے (ملین میں)	فیصد تبدیلی
2010-11	48630.19		48630.19	
2011-12	56676.42	17	56676.42	17

4.0 سندھ قانون برائے مفت اور لازمی تعلیم 2013ء کے عملی نفاذ کیلئے درکار مالی وسائل کا تخمینہ

سندھ میں قانون کے نفاذ کیلئے معاشی وسائل کا تخمینہ لگانے کیلئے صوبہ کے معروضی حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے درج ذیل بنیادی سوالات اور انکے بالترتیب تناسب کو بنیاد بنایا گیا۔

-1 سکول سے باہر طلباء کو سکول داخل کرنے کے لئے فی بچہ سالانہ کتنا خرچ آئے گا؟

-2 سکولوں سے باہر بچوں کے داخلہ کی صورت میں کتنے مزید اساتذہ کی ضرورت ہے اور اس پر کتنا خرچ آئے گا؟

-3 کتنے اساتذہ کی تربیت کی ضرورت ہے اور اس پر متوقع خرچ کا تخمینہ کیا ہے؟

-4 نئے سکولوں اور نئے کمرہ ہائے جماعت کی تعداد میں کتنا اضافہ درکار ہے اور اس پر متوقع خرچ؟

-5 سکولوں میں عدم دستیاب سہولتیں فراہم کرنے کیلئے درکار خرچ کتنا ہے؟

4.1 اعداد وشمار کے ماخذ

اخراجات کا تخمینہ لگانے کیلئے تین قسم کے اعداد وشمار کے سیٹ استعمال کئے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

-1 (Sindh Education Management Information System) SEMIS کے اعداد وشمار

-2 (National Education Management Information System) NEMIS کے اعداد وشمار

-3 (Pakistan Social Living and Standards Measurement Survey) PSLM سروے کے اعداد وشمار

تین قسم کے اعداد وشمار کے سیٹ استعمال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اعداد وشمار کا کوئی ایک ماخذ تمام مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کرتا۔ مثال کے طور پر خالص داخلہ شرح کے اعداد وشمار PSLM سے لیے گئے جبکہ درجہ کے حساب سے داخلے کے اعداد وشمار برائے نجی وسرکاری شعبہ (کنٹونمنٹ اور گیریژن، پاکستان ائیرفورس، پاکستان ریلوے وغیرہ) NEMIS کی رپورٹ سے حاصل کئے گئے ہیں کیونکہ یہ SEMIS کے اعداد وشمار سے دستیاب نہیں تھے۔

4.2 طریقہ ہائے کار برائے تجزیہ (Methodology)

(1) مالی ضروریات کا تخمینہ اس بنیاد پر کیا گیا کہ 16-5 سال کے تمام بچے مفت اور معیاری تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس مقصد کیلئے مالی سال 11-2010 کو بنیاد بنا کر اگلے پندرہ سال (11-2010 تا 26-2025) کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اس مقصد کیلئے صوبہ سندھ میں شعبہ تعلیم کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا گیا ہے۔

(2) خام شرح داخلہ کا جائزہ SEMIS کی بنیاد پر کیا گیا ہے، خالص داخلہ شرح کے اعداد وشمار PSLM سے لیے گئے ہیں جبکہ درجہ کے حساب سے داخلہ کے اعداد وشمار برائے نجی وسرکاری شعبہ (کنٹونمنٹ اور گیریژن، پاکستان ائیرفورس، پاکستان ریلوے وغیرہ) کے لئے NEMIS کی رپورٹوں سے استفادہ کیا گیا۔

(3) سکول سے باہر طلباء کی تعداد SEMIS رپورٹ 11-2010 سے حاصل کی گئی ہے، 16-5 سال کی عمر کے بچوں کی تعداد جو خالص شرح داخلہ کی (11-2010) بنیاد پر اخذ کی گئی ہے، اس کا اگلے 15 سال کا تخمینہ آبادی اور داخلہ کے اعداد وشمار کی بنیاد پر لگایا گیا ہے۔

(4) نئے پرائمری سکولوں کی تعمیر کا تخمینہ لگاتے ہوئے اضافی داخلہ، عدم رسائی کے باعث سکولوں سے باہر بچوں کی تعداد، اور اس سطح پر تعلیم تک رسائی میں بہتری لانے کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔

(5) سکولوں کی تعداد مالی سال 11-2010 کو مدنظر رکھتے ہوئے SEMIS کے اعداد وشمار سے حاصل کی گئی اور آنے والے سالوں میں نئے سکولوں کی ضرورت کا تخمینہ اسی بنیاد پر لگایا گیا۔ انہی اعداد وشمار سے ایک سکول میں حاضر طلباء کی اوسط تعداد بھی حاصل کی گئی اور مستقبل کی ضروریات کا اندازہ لگایا گیا۔ اسی طرح سکولوں کی تعداد جن کو اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے ان کا بھی اندازہ لگایا گیا ہے۔

(6) پرائمری اور مڈل/ ایلیمنٹری سکولوں کی تقابلی شرح 17.77 ہے اور 26-2025 میں یہ شرح 1:12.8 ہو جائے گی۔

(7) مڈل/ ایلیمنٹری سکولوں اور سیکنڈری سکولوں کا تناسب 1:1.53 ہے اور 26-2025 میں یہ شرح 1:1.27 تک بڑھ جائے گی۔

(8) جہاں تک نجی شعبہ کا تعلق ہے چونکہ نجی سکولوں کو فنڈ دینے کی واضع پالیسی موجود نہیں ہے لہذا سال 11-2010 کے مقابلے میں اگلے پندرہ سالوں میں اس مد میں اضافہ 46 فیصد تک رکھا گیا ہے۔

(9) کمرہ ہائے جماعت کی تعداد NEMIS سے حاصل کی گئی ہے اور انہی کی بنیاد پر مستقبل میں اضافی کمرہ ہائے جماعت کی ضرورت کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ موجودہ پالیسی کو مدِنظر رکھتے ہوئے سندھ میں ہر 40 طلباء کو ایک کمرہ جماعت درکار ہے اسی کو بنیاد بناتے ہوئے مستقبل میں نئے سکولوں کے قیام اور اپ گریڈ ہونے والے سکولوں میں نئے کمرہ جماعت کی تعمیر کیلئے اندازہ لگایا گیا ہے۔

(10) نئے اساتذہ کی تعداد کے متعلق SEMIS کے اعداد وشمار سے مدد لی گئی ہے۔ ان اعداد وشمار میں یہ ظاہر کیا گیا کہ سال 11-2010 میں طلباء/ اساتذہ کی شرح کیا ہے۔ اضافی اساتذہ کی ضرورت 30:1 کو 40:1 کی سطح پر لے جایا گیا۔

(11) سکول مینجمنٹ کمیٹی، مفت نصابی کتب اور وظائف کے اخراجات کا تخمینہ سال 11-2010 کے ڈیپارٹمنٹ آف فنانس حکومت سندھ کے اعداد وشمار اور دستاویزات سے حاصل کیا گیا، انہی اعداد وشمار سے مستقبل کی ضروریات کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

(12) افراط زر کی شرح 5 فیصد تصور کی گئی۔

(13) حکومت سندھ کے فراہم کردہ اعداد وشمار کے مطابق طلباء، اساتذہ شرح 40:1 ہے جس کو مستند سمجھا گیا ہے۔

(14) تمام اخراجات حکومت کے تعمیراتی نرخوں کے مطابق تصور کئے گئے ہیں لیکن اگر حکومتی نرخوں میں اضافہ ہوتا ہے تو درکار معاشی وسائل میں بھی اضافہ ہوگا۔

(15) یہ فرض کیا گیا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ اضافہ 5 فیصد ہوگا کیونکہ بنیادی پے سکیل کی سالانہ انکریمنٹ کی شرح قریباً یہی ہے۔مثال کے طور پر ایک سکول کے استاد کی تنخواہ جو ضلعی کے بجٹ سے ادا ہوتی ہے اس میں 5 فیصد سالانہ اضافے کے بعد اگلے پندرہ سالوں کا تخمینہ لگایا گیا اسی طرح سکولوں کے دیگر اخراجات میں سالانہ 5 فیصد اضافہ ہوگا۔

(16) نااہلی اور کام چوری کی لاگت کا اندازہ نہیں لگایا گیا یہ فرض کیا گیا ہے کہ نااہلی وقت کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جائے گی اور آرٹیکل 25-A میں مقرر کردہ ہداف حاصل ہو جائیں گے۔

4.3 تخمینہ

درج ذیل سیکشن ان ممکنہ اہداف کو حاصل کرنے کا ایک اندازہ ہے جس میں آبادی، داخلہ، اساتذہ کی تعداد، سکولوں کی تعداد، انفراسٹرکچر، بنیادی سہولتیں، فی طالب علم خرچ اور یونٹ خرچ برائے پیشہ وارانہ ترقیم کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

4.3.1 آبادی

مستقبل کے رجحان کا تخمینہ SEMIS کے اعداد وشمار کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

چارٹ 2: آبادی کا تخمینہ: 5-16 سال کے بچے

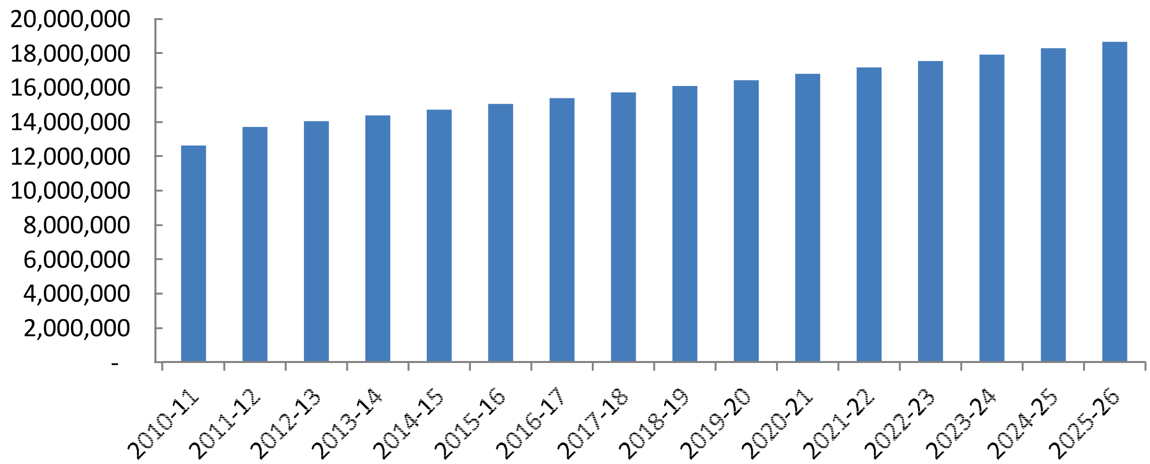

4.3.2 داخلہ

اس وقت 5-16 سال کی عمر کے سکول میں داخل شدہ بچوں کی شرح 44 فیصد ہے، سال 26-2025 میں 98 فیصد داخلہ کے حوالے سے مستقبل کے رجحان کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ پندرہ سالوں میں یہ حدف حاصل کرنے کے لئے سالانہ اوسطاً 260.59 بلین روپے تعلیم کے بجٹ کی مد میں درکار ہوں گے۔

جدول 8: تخمینہ بجٹ

داخلہ کی شرح (5-16)	2010-11	تخمینہ 2025-26
	44%	98%
تخمینہ	اوسطاً سالانہ بجٹ	
2025-26 تک حدف حاصل کرنے کے لئے	260.59 بلین	

سندھ حکومت اگر سال 26-2025 تک 98 فیصد خالص شرح داخلہ حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے (26-2025) تک تعلیمی بجٹ اوسطاً سالانہ 260.59 بلین روپے کرنا ہوگا۔

چارٹ 3: داخلہ میں اضافہ کا تخمینہ

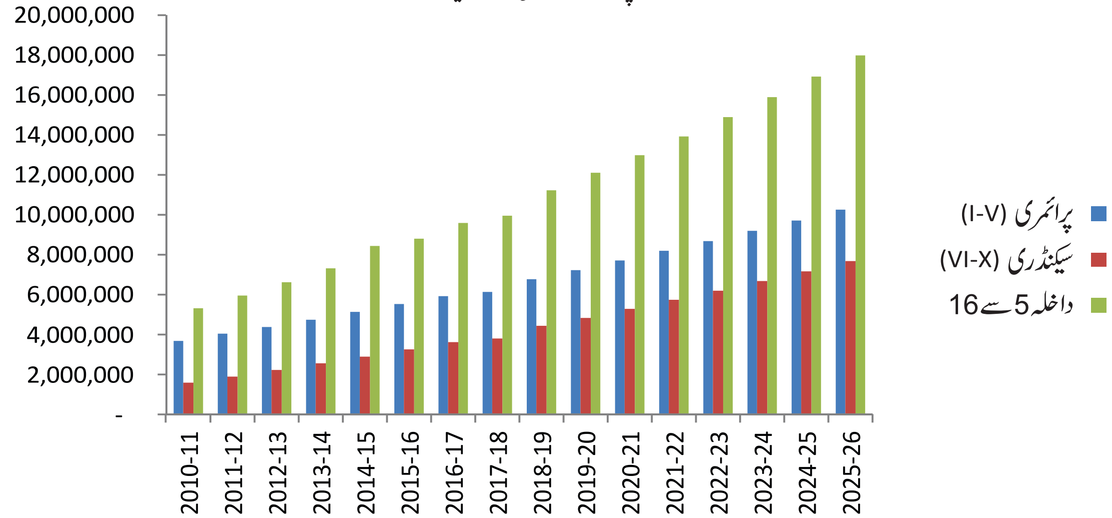

نصابی کتب کی قیمت اور وظائف میں طلباء کی تعداد بڑھنے کے ساتھ درکار مالی وسائل میں مزید اضافہ ہوگا۔

4.3.3 فی طالب علم سالانہ خرچ

یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تنخواہوں میں اضافے اور اساتذہ کی تعداد میں اضافے کے بعد سال 26-2025 تک فی یونٹ لاگت 17,929.69 ہو جائے گی۔

جدول 9: سالانہ فی بچہ خرچ کا تخمینہ

فی بچہ اخراجات (سالانہ)	مالی سال 11-2010	تخمینہ 26-2025
	13,618.51	33,019.93

چارٹ نمبر 4: سالانہ فی بچہ خرچ

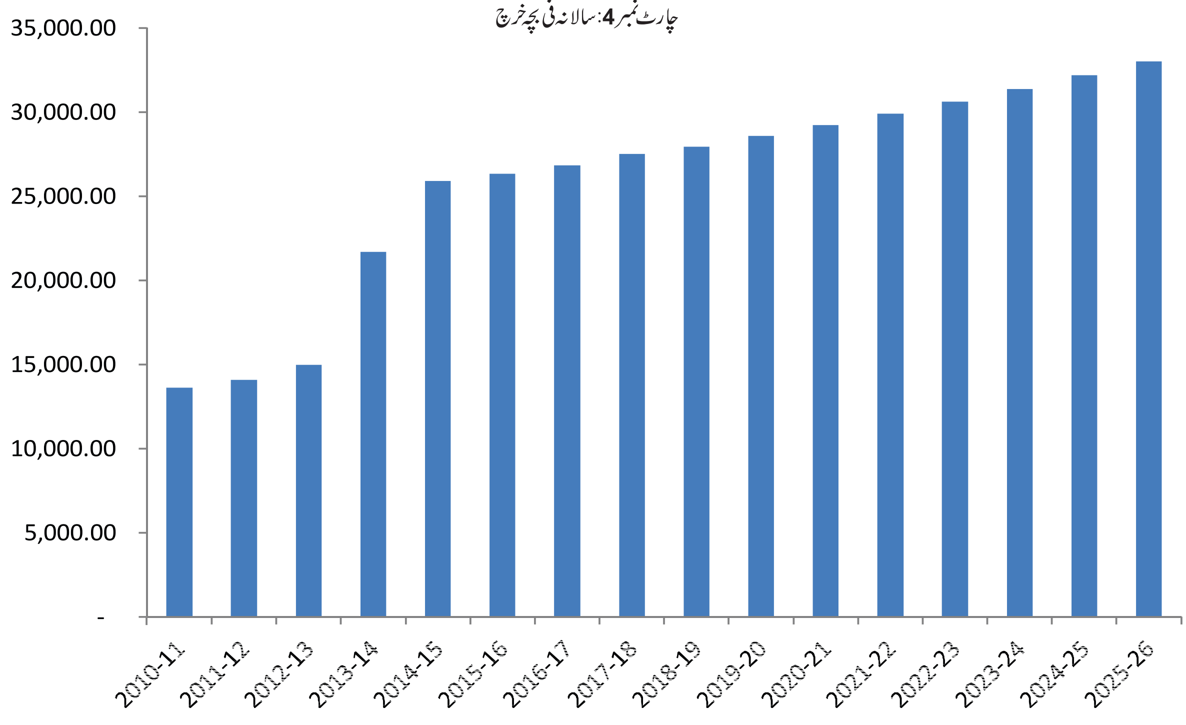

4.3.4 نئے کمرہ ہائے جماعت کی ضرورت

اضافی داخلے اور سکول سے باہر طلباء کے سکولوں میں داخلہ بعدان کیلئے سال 11-2010 کی بنیاد پر 26-2025 میں قریباً 83,874 کمرہ جماعت اور قریباً 3,612 اضافی سکول درکار ہونگے۔ مزید برآں فی کمرہ جماعت طلباء کی شرح جو اس وقت 1:38 ہے کو بڑھا کر اگلے پندرہ سالوں میں 1:40 تک لانی ہوگی۔

جدول **10**: کمرہ جماعت اور سکولوں میں اضافہ کی تعداد کا تخمینہ

اضافہ	مالی سال (11-2010)	تخمینہ برائے مالی سال (26-2025)
کمرہ جماعت	115,784	199,658
سکول	48,914	52,930

4.3.5 بنیادی سہولیات

اس تجزیہ کی اساس اس مفروضہ پر ہے کہ انفراسٹرکچر کی خامیاں اور عدم دستیاب سہولتوں کا معاملہ اگلے دوسال میں حل ہو جائے گا۔اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وہ تمام سکول جہاں بنیادی سہولتیں دستیاب نہیں ہیں ان کو 15-2014 تک 35.23 ارب روپے درکار ہوں گے۔اس کے بعد وسائل کو نئے سکولوں کی تعمیر اور موجودہ سکولوں کی اپ گریڈیشن کیلئے خرچ کیا جانا چاہیے۔

4.3.6 نئے اساتذہ کی ضرورت

جدول 11 ظاہر کرتا ہے کہ شرح داخلہ میں اضافہ کے نتیجہ میں نئے اساتذہ کی ضرورت سامنے آتی ہے حکومت کیلئے نئے اساتذہ کی بھرتی اور ان کی تربیت اہم ترین چیلنج ہوگا۔

جدول 11: نئے اساتذہ کی ضرورت

اضافہ	مالی سال 11-2010	تخمینہ 26-2025
اساتذہ کی تعداد	144,610	326,745

لہٰذا صوبائی قانون برائے مفت اور لازمی تعلیم 2013ء پر عملدرآمد کیلئے اگلے پندرہ سالوں میں 182,135 نئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔اس طرح اساتذہ اور طلباء کے باہمی تناسب کو اگلے 15 سال میں 40:1 تک لایا جاسکتا ہے۔

چارٹ **5**: سکولوں کی سطح پر سالانہ لحاظ سے اساتذہ کی ضرورت

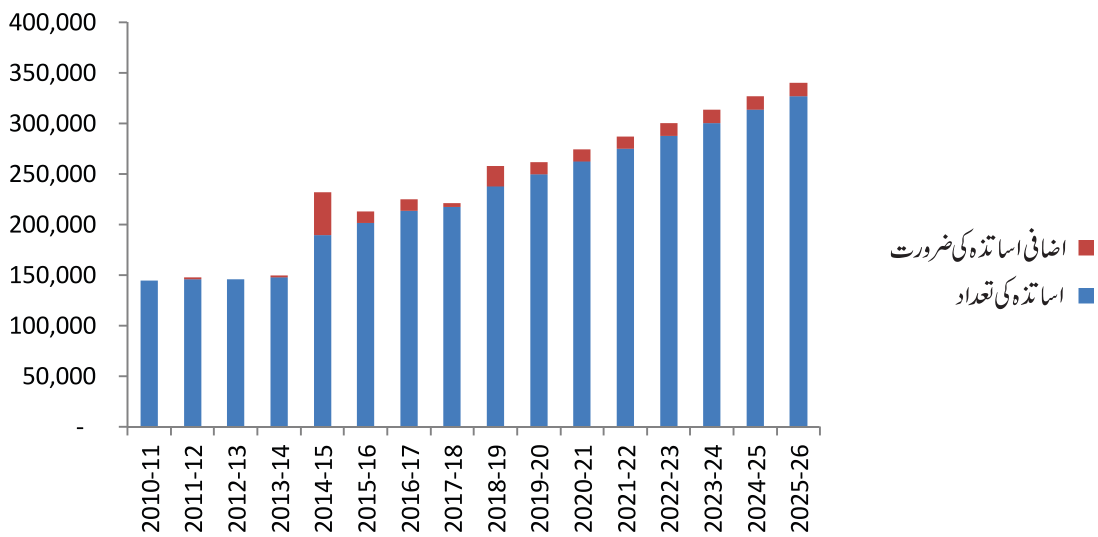

4.3.7 حاضر سروس اساتذہ کی تربیت

معیاری تعلیم کا ہدف حاصل کرنے کیلئے لازم ہے کہ حاضر سروس اساتذہ کو تربیت فراہم کی جائے،سندھ میں اساتذہ کے تربیتی پروگرام شروع کئے گئے ہیں جس میں تربیت دینے والوں کی تنخواہوں پر کثیر بجٹ خرچ ہوتا ہے۔ اس رجحان کو مدِنظر رکھتے ہوئے مستقبل میں اساتذہ کی تربیت کی مد میں 4832.7 روپے فی استاد درکار ہونگے۔

4.3.8 بجٹ کا تخمینہ

سال 26-2025 تک 96 فیصد شرح داخلہ حاصل کرنے کیلئے سالانہ بجٹ جو کہ 63,60 بلین روپے ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ 26-2025 میں کم از کم 450.6 بلین روپے تک بڑھانا ہوگا۔تا کہ صوبائی اور ضلعی تعلیمی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔(جدول 12 چارٹ 6)

جدول 12: صوبائی اور ضلعی تعلیمی بجٹ

	مالی سال 11-2010	تخمینہ 26-2025
جاریہ بجٹ (ملین روپے میں)	59,962.21	431,564.5
ترقیاتی بجٹ (ملین روپے میں)	3,640.16	19,034.61
کُل بجٹ	63,602.36	450,599.11

تخمینہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگلے پندرہ سالوں تک تعلیمی بجٹ کی مد میں 260.59 ارب سالانہ روپے درکار ہونگے۔

چارٹ نمبر 6: صوبائی اور ضلعی تعلیمی بجٹ میں اضافہ (2010-2025)

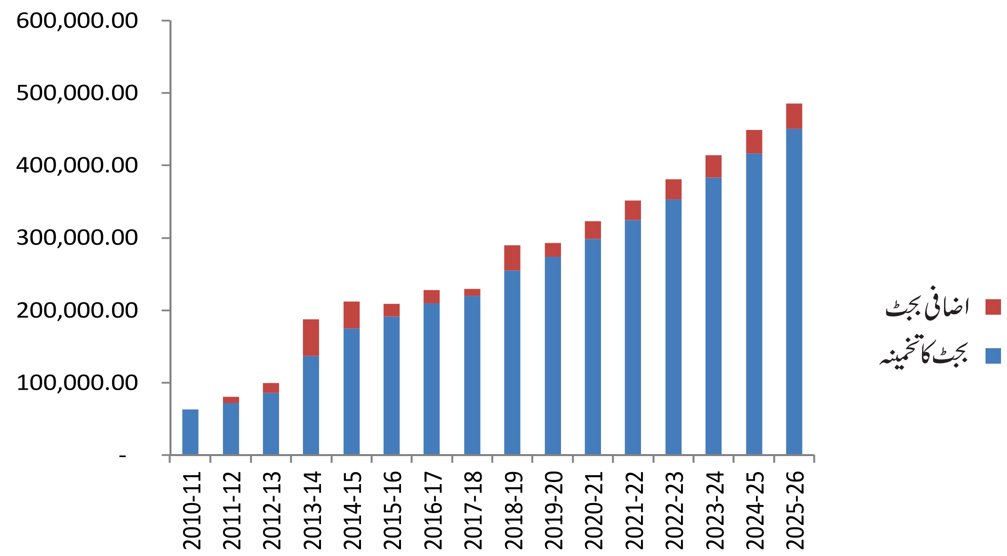

5.0 ماحصل

سندھ قانون برائے مفت اور لازمی تعلیم 2013ء کی ضروریات کے مطابق متوقع وسائل کا تخمینہ 3908.90 ارب لگایا گیا ہے تا کہ سال 26-2025 تک 98 فیصد بچے سکول جا سکیں اس میں 3699.4 ارب روپے برائے جاریہ اخراجات اور 209.50 ارب روپے برائے ترقیاتی بجٹ ہوگا۔ متعدد بار کی گئی تحقیقات کے مطابق یہ ظاہر ہوا ہے کہ موجودہ نظام دستیاب وسائل موثر کے خرچ کیلئے بھی ناکافی ہیں۔ صوبائی حکومتوں کیلئے لازم ہے کہ وہ سیکٹر پلان بنائیں اور وفاقی حکومت اور بین الاقوامی پارٹنرز کے ساتھ بامقصد تعلق استوار کریں تا کہ سندھ قانون برائے مفت اور لازمی تعلیم 2013ء کے تحت درکار اہداف حاصل ہوسکیں۔ نظام میں نااہلی کی قیمت کا تعین نہیں کیا گیا اگر نااہلی پر قابو پایا جائے تو نظام میں مزید بہتری آسکتی ہے۔ مزید یہ کہ اوپر دیئے گئے تمام تخمینے اس مفروضے پر مبنی ہیں کہ تمام سکولوں میں صرف ایک ہی شفٹ ہے، اگر ایک کی بجائے تمام سرکاری سکولوں میں دو شفٹیں لگائی جائیں تو درکار تعلیمی اخراجات کو مزید نیچے لانا بھی ممکن ہوگا۔

حوالہ جات

1- پہلی قومی تعلیمی کانفرنس سے لیکر اب تک تعلیم کے حوالے سے 10 پالیسی دستاویزات مرتب کی جا چکی ہیں۔ (i) رپورٹ آف پاکستان نیشنل ایجوکیشن کانفرنس۔ 1947 (ii) رپورٹ آف پاکستان نیشنل ایجوکیشن کانفرنس (دوم)۔ 1951 (iii) رپورٹ آف نیشنل کمیشن آن ایجوکیشن۔ 1959 (iv) کمیشن رپورٹ برائے طلباء مسائل و بہبودی 1966 (v) تجاویز برائے نئی تعلیمی پالیسی 1969 (vi) نئی تعلیمی پالیسی 1970 (vii) ایجوکیشن پالیسی 78-1972 (viii) نیشنل ایجوکیشن پالیسی 1979 (ix) قومی تعلیمی پالیسی 1992 (x) قومی تعلیمی پالیسی 2010-1998 (xi) قومی تعلیمی پالیسی 2009۔

2- آرٹیکل 25-A ''قانون کے متعین کردہ طریقہ کے مطابق ریاست پانچ تا سولہ سال کی عمر کے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی''۔

3- SEMIS کے اعداد و شمار

4- SEMIS 2010-11 رپورٹ سے اخذ شدہ

5- SEMIS کے اعداد و شمار 2010-11 (برائے پبلک)، NEMIS 2010-11 (برائے پبلک و پرائیویٹ)

الف اعلان
Alif Ailaan

الف اعلان کی تخلیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ان سب پاکستانیوں کو مُتحد کیا جائے اور بااختیار بنایا جائے جو ملک کی تعلیمی ایمرجنسی کے خاتمے کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم اپنے بچوں کو حقیقی تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے اس قابل بنا سکیں کہ وہ نہ صرف اپنی انفرادی زندگی میں کامیابی سے ہمکنار ہوں بلکہ قومی زندگی میں بھی اہم کردار ادا کر سکیں۔

مزید معلومات کے لئے:
www.alifailaan.pk, info@alifailaan.pk

I-SAPS
Informing Policies, Reforming Practices
Institute of Social and Policy Sciences

I-SAPS پالیسی سازی میں معاونت کرنے والا ایک قومی ادارہ ہے جو تعلیمی سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق میں سرگرم عمل ہے I-SAPS نے پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کی مختلف جہتوں پر تحقیق کی ہے جن میں تعلیم کے لیے مختص کئے جانے والے بجٹ اور اسکا استعمال، تعلیم کے لیے کی جانے والی قانون سازی، نجی تعلیمی شعبہ کا انتظام و انصرام وغیرہ شامل ہیں۔

فون نمبر: 111-739-739 | ای میل: main@i-saps.org | ویب سائٹ: www.i-saps.org